کتاب	:	الاخبار الطوال
مصنف	:	ابو حنیفہ الدینوری
مترجم	:	پروفیسر محمد منور
ناشر	:	اردو سائنس بورڈ
صفحات	:	۴۰۸
قیمت	:	ساٹھ روپیہ
تبصرہ نگار	:	کرنل غلام سرور (☆)

ابو حنیفہ الدینوری کی کتاب "الاخبار الطوال" کا شمار، ہماری ملی تاریخ کے قدیم اور مستند ماخذوں میں ہوتا ہے۔ فاضل مؤلف نے اپنی تاریخ کا آغاز، حضرت آدمؑ سے کیا ہے۔ اور یہ طریق انہوں نے عرب مؤلفوں کی قائم کردہ روایت کی تقلید میں اختیار کیا ہے۔ تاہم ان کی بنیادی پہچان یہ ہے کہ انہوں نے تاریخ رقم کرتے وقت صرف چند ہی واقعات اور احوال پر اپنی خصوصی توجہ مرکوز کی ہے، جبکہ دوسرے واقعات پر انہوں نے محض تیرتی نگاہ ڈالنے پر اکتفا کیا ہے۔ عہد فاروقی میں فتح ایران، حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ کے مابین چپقلش اور شہادت حسینؓ کو انہوں نے بطور خاص تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس طرح انہوں نے اس دور کی جزئیات بیان کرتے وقت انحطاط اور زوال کے اسباب کی نشاندہی کر دی ہے۔

مصنف نے پیغمبران کرامؑ کے حالات بیان کرتے وقت بہت اختصار سے کام لیا ہے۔ اسی طرح، انہوں نے ایران اور یمن کی تاریخ بیان کرنے پر کوئی خاص توجہ نہیں دی۔ البتہ جہاں، اس میں بعض اہم واقعات مل جاتے ہیں مثلاً وہ قصہ جو یقیناً فرضی ہے اور جس میں حضرت عبداللہ بن اصامت نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوبکر کی خلافت پر ان کو قیصر روم کے ہاں بطور

☆) سابق لائبریری افسر، نیشنل ڈیفنس کالج، راولپنڈی

سفیر بھیجا گیا تھا۔ اسی طرح سکندر اعظم کے عہد کے حالات بھی بڑی قدر و قیمت کے حامل ہیں اور مولف نے انہیں تفصیل سے بیان کیا ہے ۔ انہوں نے چیدہ چیدہ واقعات کو لے کر ساسانی دور کے خدوخال بیان کئے ہیں ۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ دینوری نے آنحضور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات انتہائی اختصار سے بیان کئے ہیں ۔ اسی طرح تاریخ خلفا سے ان کی دلچسپی صرف اس حد تک محدود ہے کہ ایران کس طرح فتح ہوا ۔ البتہ ' انہوں نے حضرت خالد بن الولید کی مہم کو قدرے تفصیل سے بیان کیا ہے ۔ اسی طرح حضرت ابوعبیدہ کی مہم ' قادسیہ اور نہاوند کے معرکے اور ایرانی شہنشاہی کے زوال کے ذکر کے بعد دینوری ' مسلمانوں کی اس خانہ جنگی کی جانب متوجہ ہوتے ہیں جو حضرت عثمان کی وفات کے بعد وقوع پذیر ہوئی ۔ پھر جنگ صفین کے حالات سے بیان کا اہم ترین حصہ شروع ہوتا ہے ۔ حضرت معاویہؓ اور حضرت علیؓ کی باہمی چپقلش اور حضرت علیؓ کی خوارج سے جنگ کو بھی مولف نے بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے۔

اسی طرح اموی عہد میں شروع ہونے والی مذہبی اور سیاسی تحریکوں کو بھی مصنف نے نمایاں انداز میں پیش کیا ہے ۔ شہادت حسین کا تفصیلی ذکر بھی کتاب میں موجود ہے ۔ اس کے بعد خوارج کی بغاوت اور مدعی نبوت مختار کے حالات بھی درج کئے گئے ہیں ۔ پھر اختصار کے ساتھ عبدالملک اور حضرت عمر بن عبدالعزیز کے حالات ' شیعی بغاوت کے آغاز' بالخصوص ابومسلم خراسان کا تذکرہ ملتا ہے ۔ ابوحنیفہ دینوری کی کتاب کا یہ حصہ ' یعنی ساسانیوں کی تاریخ اور دور اموی کے وسط کی بغاوتیں ہی وہ حصہ ہیں ' جو سب سے زیادہ اہمیت کی حامل ہیں۔

زیر نظر کتاب کی تالیف میں ' ابو حنیفہ دینوری نے اپنی جدت برقرار رکھی ہے۔ اس میں انہوں نے ماہ و سال کی ترتیب کا زیادہ خیال نہیں رکھا۔ بلکہ وہ حالات کو ایک مسلسل قصے کے طور پر بیان کرتے چلے گئے ہیں۔ اس طرح اس کتاب کی ادبی قدر و قیمت بہت بڑھ جاتی ہے ۔ بنیادی طور پر دینوری کو سائنس (ریاضی' نباتیات وغیرہ) سے دلچسپی تھی مگر انہیں ادبی ملکہ بھی حاصل تھا۔ زیر نظر کتاب ان کی خوبیوں کی غماز ہے۔